بسم اللہ الرحمن الرحیم

صرف خلافت ہی کراچی کو جمہوری وفاقی نظام تلے برتی جانے والی شدید غفلت سے نجات دلائے گی

مون سون کی شدید بارشوں کے بعد کراچی کا بڑا حصہ بارش اور گٹر کے پانیوں میں کمر کمر تک ڈوب گیا، اربوں کی املاک تباہ وبرباد ہوگئیں اور اِس دوران بجلی کی فراہمی بھی معطل ہوگئی جس کے نتیجے میں کئی دنوں کے لیے زندگی کی ہر سرگرمی مفلوج ہوگئی۔ اس طرح پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کے ساتھ دہائیوں سے برتی جانے والی غفلت نے چند ہی دنوں میں ایک قومی بحران کی شکل اختیار کرلی، وہ شہر کہ جو دو کروڑ لوگوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور جو پاکستان کا معاشی مرکز ہے۔

پاکستان کی فوجی وسیاسی قیادت کے موجودہ سیٹ اپ کو، جو دو سال حکمرانی کے باوجود کراچی کے لوگوں کی مشکلات و مصائب پر توجہ دینے میں ناکام رہا ہے، جب عوامی غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے شرمندگی کے عالم میں اجلت کے ساتھ "کراچی ٹرانسفارمیشن پلان" کا اعلان کیا۔ لیکن اس منصوبے کے اعلان کے محض ایک دن بعد، 6 ستمبر 2020 کو حکومت کے دو دَرجوں، یعنی وفاقی اور صوبائی حکومت کے درمیان اس منصوبے کی فنڈنگ پر تند و تیز لڑائی شروع ہوگئی۔ حکومت کا اعلان کردہ یہ منصوبہ اپنی ابتدا سے قبل ہی ناکام ہورہا ہے کیونکہ یہ عرصہ دراز سے کراچی میں موجود گہری تقسیم و تفریق کی بنیادی وجہ کو اپنا موضوع بنانے اور اس کا حل پیش کرنے میں ناکام ہے، اور یہ وجہ جمہوری طرزِ حکومت ہے۔

وفاقی طرزِ حکومت کے ذریعے جمہوریت کراچی میں حکمرانی کو نیچے سے اوپر تین درجوں میں تقسیم کرتی ہے؛ شہری، صوبائی اور وفاقی حکومت، اور ان حکومتوں کو الگ الگ انتخابات کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ حکومت کے ایک سے زائد مراکز کے درمیان اختیارات کی تقسیم کا نتیجہ عوامی امور سے غفلت کی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ وفاقی، صوبائی اور شہری حکام ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ امور اُن کے دائرہِ اختیار سے باہر ہیں۔ اس وقت بھی کہ جب کراچی مشکل صورتِ حال سے نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے، ایم کیو ایم شہر میں، پی پی پی صوبے میں اور پی ٹی آئی وفاق میں کراچی کے مسئلے پر ایک دوسرے کی طرف انگلیاں اٹھانے میں مشغول ہیں۔

جمہوریت اقتدار کی تقسیم (Separation of powers) کے ذریعے حکمرانی کو متوازی سطح پر مختلف وزارتوں میں تقسیم کر دیتی ہے، جیسا کہ پانی، بجلی اور خوراک وغیرہ کی خودمختار وزارتیں، اور ساتھ ہی ساتھ اداراتی تقسیم کے ذریعے مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اختیارات کی اس متوازی تقسیم کا نتیجہ ایک قابلِ احتساب حکومت کے قیام کی بجائے لوگوں کے امور سے غفلت کی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ وزارتیں اور ادارے ذمہ داری قبول کرنے کی بجائے ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے اور الزامات لگانے میں لگے رہتے ہیں۔

اور قانون سازی کے لیے سیاسی نمائندگی کو وسیع اور متنوع بنانے کے ذریعے، جمہوریت کراچی جیسے کئی قومیتوں والے بہت بڑے شہر کے باسیوں کو سیاسی دھڑوں میں تقسیم کر دیتی ہے جس میں سے ہر دھڑا مہاجر یا سندھی یا پٹھان یا پنجابی یا پھر بلوچوں کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جمہوریت کی وجہ سے کراچی کی سیاست اور قانون سازی مختلف سیاسی گروہوں کے درمیان شدید کشمکش کا باعث بنتی ہے، جبکہ انتخابات کا وقت تو جنگی صورتِ حال کا منظر پیش کرتا ہے، جس میں پُر تشدد واقعات اور انسانی جانوں کا ضیاع ایک معمول ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

سات دہائیوں سے جمہوریت کراچی کے مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے کیونکہ جمہوریت انسانوں کا خود ساختہ ناقص نظام ہے جو کبھی بھی معاشرے اور ریاست کے درمیان یکجہتی اور یگانگت پیدا نہیں کرسکتا۔ جمہوریت کی تمام شکلیں ناکام ثابت ہوئی ہیں، چاہے یہ عوامی پارلیمانی جمہوریت ہو یا فوجی صدارتی جمہوریت یا پھر ان دونوں کا موجودہ مخلوط ماڈل۔ یہاں تک کہ جمہوریت کا عالمی علمبردار امریکا بھی جمہوریت کی وجہ سے شدید تقسیم سے دوچار ہے، جہاں اس سال صدارتی انتخابات کی سرگرمیوں کے دوران مختلف نسلی گروہ بندیوں، حکومت کے مختلف درجوں اور متوازن اداروں کے درمیان تنازعات واضح ہیں۔

صرف خلافت ہی اسلام کے نفاذ کے ذریعے اس تباہ کن تقسیم کے عمل کو ختم کرے گی۔ اسلام میں حکمران قوانین اللہ کی نازل کردہ وحی یعنی قرآن وسنت سے اخذ کرتا ہے جبکہ جمہوریت میں سیاسی گروہ اپنے اپنے مفادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قوانین بناتے ہیں۔ اسلام میں حکمرانوں کو اسلام کے قوانین کی پیروی کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** **"اور اگر تمہارے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو، تو اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ (کے حکم) کی طرف رجوع کرو"** (النساء، 4:59)۔ اسلامی خلافت میں محکمہ مظالم کی عدالت خلیفہ سمیت کسی بھی حکمران کو غیر اسلامی قانون کے نفاذ پر ہٹا سکتی ہے۔ اگر حکمران اپنے ہٹائے جانے پر مزاحمت کرے تو امت اور اہلِ قوت پر لازم ہے کہ اسے قوت کے بل بوتے پر ہٹائیں۔ اس کے علاوہ مرکز میں مجلسِ امت اور صوبوں میں موجود مجلسِ ولایہ میں موجود سیاسی جماعتیں اور عوامی

نمائندے اسلام کی بنیاد پر حکمرانوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ یوں افواج، عدلیہ، اسمبلیاں اور حکمران سب کے سب ایک ہی مقصد کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں، یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی۔

اسلام میں خلیفہ ہی وہ اتھارٹی ہے جو ریاست میں موجود تمام حکمرانوں کے اقدامات کے لیے براہِ راست جواب دہ ہوتا ہے خواہ یہ صوبوں کے والی ہوں یا شہروں کے عامل۔ صرف خلیفہ ہی وہ مجاز اتھارٹی ہوتا ہے جو صوبے یا شہر کے لوگوں کی شکایت پر نااہل والی یا عامل کو اہل اشخاص سے براہِ راست تبدیل کر سکتا ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہے کہ اگرچہ قانون سازی کا اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خاص اپنے لیے ہی رکھا ہے لیکن اسلام کی بنیاد پر حکمرانی کرنے کا اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلامی امت کو دیا ہے۔ امت بغیر کسی جبر ودباؤ کے ہونے والی بیعت کے ذریعے خلیفہ کو اختیار سونپتی ہے جس کے بعد خلیفہ دنیا میں امت کے سامنے اور آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا مکمل طور پر ذمہ دار ہوتا ہے۔

جہاں تک شہریت کا تعلق ہے تو خلافت میں امت خود کو ایک واحد وجود کے طور پر دیکھتی ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے اور صرف اسلامی عقیدے کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہے۔ اس امتِ واحدہ کو رنگ، نسل، زبان یا علاقائی بنیادوں پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا، پس کوئی بھی سیاسی جماعت زمانہ جاہلیت والی اس تقسیم و تفریق کی بنیاد پر قائم نہیں کی جا سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ» "جس نے (رنگ، نسل، علاقے کی) عصبیت کی طرف دعوت دی، جس نے عصبیت کی بنیاد پر کسی کی مدد کی اور اس اندھی تقلید میں لڑتے ہوئے مارا گیا، تو وہ جاہلیت کی موت مرا"** (مسلم)۔

جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے تو خلیفہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ عدم مرکزیت (Decentralization) پر مبنی ہو تاکہ احکامات پر تیز رفتاری سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہر صوبے اور شہر کی ضرورت کے مطابق اسے وسائل فراہم کرتا ہے، نہ کہ اس کی آبادی یا اسمبلیوں میں اس علاقے کی نمائندگی کی بنیاد پر۔ لہٰذا کسی بھی ہنگامی صورتحال میں ریاست کا ردعمل تیز اور موثر ہوتا ہے جیسا کہ خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں مدینہ میں پڑنے والے قحط کے موقع پر ہوا۔

اے مسلمانانِ پاکستان!

کیا منقسم اور مشکلات کا شکار شہر کراچی ہمیں شہر مدینہ کی یاد نہیں دلاتا جب وہ اسلام کی روشنی سے منور ہو کر مدینہ المنورہ نہیں بنا تھا؟ اسلامی امت کی صورتحال کسی بھی سطح پر ٹھیک نہیں ہو گی، چاہے وہ شہر کی سطح ہو یا امت کی سطح، جب تک ہم اس طرف رجوع نہیں کرتے جو ابتداً درست تھا یعنی اسلام کی حکمرانی۔ اسلامی خلافت نے تیرہ سو سال کے عرصے میں مدینہ، دمشق، بغداد، قاہرہ اور استنبول جیسے عظیم الشان شہر قائم کیے جو کہ دنیا میں اپنی مثال آپ تھے اور خلافت اپنے قیام کے بعد دوبارا ایسا کرے گی۔ لہٰذا ہم سب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مضبوط عہد کرنا چاہیے اور نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کے لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے، کسی سے خوف کھائے بغیر اور کامیابی کے لیے صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ "ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس (قیامت کے) دن بھی کہ جس دن گواہ (گواہی کے لیے) کھڑے ہوں گے"** (غافر، 40:51)۔

21 محرم 1442 ہجری

9 ستمبر 2020ء

حزب التحرير

ولایہ پاکستان